افغانستان میں امریکی یا نیٹو افواج کی تعداد میں اضافہ سے دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں جیتی جا سکتی،

دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کیلئے اسکے اسباب کو ختم کرنا ہوگا۔سابق سٹی ناظم کراچی سید مصطفٰے کمال

پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن اسٹیٹ ہے، پاک فوج کے ہزاروں افسران اور جوان شہید ہو چکے ہیں

لیکن اتنی قربانیوں کے باوجود امریکی منڈیوں کے دروازے پاکستانی مصنوعات کیلئے بند ہیں، ہمیں ایڈ نہیں ٹریڈ چاہیے

ایم کیو ایم پاکستان میں تھرڈ آپشن کے طور پر سامنے آ رہی ہے اور پنجاب کنونشن کی تاریخی کامیابی اس کا ثبوت ہے

پاکستان میں ہر سیاسی جماعت کا لیڈر صدر، وزیر اعظم بننے کا خواب دیکھتا ہے لیکن الطاف حسین ملک کے وہ واحد لیڈر ہیں جن کی ایسی کوئی خواہش نہیں۔امریکہ کے ممتاز تھنک ٹینک ''بیکر انسٹیٹیوٹ فار پالیسی'' کے تحت ہیوسٹن کی رائس یونیورسٹی میں لیکچر

مصطفٰے کمال پاکستان کے سب سے زیادہ مقبول نوجوان اور عوامی رہنما ہیں، فیس بک پر انکے 75 ہزار سے زائد فین ہیں اور عوام کی بہتری کیلئے ان کا وژن بہت زبردست ہے، فاؤنڈنگ ڈائریکٹر بیکر انسٹیٹیوٹ ایڈورڈ پی جیر جیئن

ہیوسٹن۔۔۔یکم مئی 2010ء

سابق سٹی ناظم کراچی اور ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن سید مصطفٰے کمال نے کہا ہے کہ افغانستان میں امریکی یا نیٹو افواج کی تعداد میں اضافہ سے دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں جیتی جا سکتی ،دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کیلئے دہشت گردی کے اسباب کو ختم کرنا ہوگا ۔انہوں نے ان خیالات کا اظہار امریکہ کے ممتاز تھنک ٹینک ''بیکر انسٹیٹیوٹ فار پالیسی'' کے تحت ہیوسٹن کی رائس یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے کیا۔اس لیکچر میں انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹرز، ہیوسٹن یونیورسٹی کی مختلف فیکلٹیز کے ڈائریکٹرز، کئی امریکی پروفیسروں، صحافیوں اور طلبہ وطالبات سمیت لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی ۔اس موقع پر سابق سٹی ناظم کے دور میں کراچی میں بڑے پیمانے پر ہونے والے ترقیاتی منصوبوں اور مختلف شعبوں میں مصطفٰے کمال کی نمایاں خدمات پر مبنی دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی ۔سابق سٹی ناظم کراچی مصطفٰے کمال نے اپنے لیکچر میں کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جاری عالمی جنگ میں کراچی کی انتہائی اہمیت ہے کیونکہ افغانستان میں برسر پیکار امریکی اور نیٹو فورسز کی تمام سپلائی کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے افغانستان تک جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ افغانستان میں 90ہزار امریکی و نیٹو افواج دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں جبکہ پاکستان میں ایک لاکھ 47 ہزار پاکستانی مسلح افواج بھی اس جنگ میں شریک ہیں لیکن تا حال دہشت گردی کا خاتمہ نہیں کیا جا سکا ہے۔انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امریکی فوجوں کی تعداد میں اضافہ سے دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا ،اس کیلئے ضروری ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں گڈ گورننس اور مفلوک الحال عوام کی معاشی حالت بہتر بنانے ،انہیں صحت ،تعلیم اور زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے پر توجہ دی جائے ورنہ انتہا پسند قوتیں عوام کی بدحالی کا فائدہ اٹھاتی رہیں گی اور دہشت گرد پیدا ہوتے رہیں گے۔مصطفٰے کمال نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن اسٹیٹ اور امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی ہے اور اب تک پاک فوج کے ہزاروں افسران اور جوان دہشت گردی کی اس جنگ میں شہید ہو چکے ہیں لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ اتنی قربانیوں کے باوجود امریکی منڈیوں کے دروازے پاکستانی مصنوعات کیلئے بند ہیں ،دوستی کا تقاضہ ہے کہ پاکستانی مصنوعات کو امریکی منڈیوں تک رسائی دی جائے ،ہمیں ایڈ نہیں ٹریڈ چاہیے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عوام امریکی ڈرون حملوں کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں لیکن وہ امریکی امداد کے بارے میں لاعلم ہوتے ہیں لہٰذا امریکہ کو چاہیے کہ وہ حکمرانوں کے بجائے عوام کی مدد کرے اور پاکستان میں یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے قائم کرے اور ترقی میں تعاون کرے۔پاکستان کی سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے مصطفٰے کمال نے کہا کہ پاکستان اس وقت سیاسی و معاشی لحاظ سے ''آئی سی یو'' میں ہے اور اسے اس تشویشناک حالت سے نکالنے کیلئے فیوڈل سسٹم کو ختم کرنا ہوگا ،صوبائی خودمختاری دینی ہوگی ، ڈی سینٹرلائزیشن کرنی ہوگی اور لوگوں پر اعتماد کرتے ہوئے اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنا ہوگا اور عوام میں احساس شرکت پیدا کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم پاکستان میں تھرڈ آپشن کے طور پر سامنے آ رہی ہے اور پنجاب کنونشن کی تاریخی کامیابی اس کا ثبوت ہے، ایم کیو ایم کی قیادت جاگیرداروں یا وڈیروں کے بجائے غریب اور مڈل کلاس لوگوں پر مشتمل ہے اور وہ غریب اور متوسط طبقہ کے باصلاحیت اور تعلیم یافتہ کو ہر سطح پر نمائندگی دے رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ہر سیاسی جماعت کا لیڈر صدر، وزیر اعظم بننے کا خواب دیکھتا ہے لیکن الطاف حسین ملک کے وہ واحد لیڈر ہیں جن کی ایسی کوئی خواہش نہیں ،جنہوں نے آج تک نہ تو خود الیکشن لڑا اور نہ ہی انکے خاندان کے کسی فرد نے الیکشن لڑا بلکہ انہوں نے اپنے باصلاحیت اور پڑھے لکھے کارکنوں کو اسمبلیوں میں بھیجا ،وہ چاہتے تو اپنے بھائی بہنوں اور خاندان کے دیگر افراد کو مختلف حکومتی عہدوں پر فائز کرا سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنے کارکنوں کو ایم این اے، ایم پی اے، سٹی ناظم، منسٹر اور گورنر بنایا۔مصطفٰے کمال نے اپنے

دور میں کراچی میں کئے جانے والے ترقیاتی منصوبوں اور صحت، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور دیگر شعبوں میں کی جانے والی خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے شرکاء کے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ قبل ازیں بیکر انسٹیٹیوٹ کے فاؤنڈنگ ڈائریکٹر ایڈورڈ پی جیرجیئن نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں کہا کہ مصطفیٰ کمال پاکستان کے سب سے زیادہ مقبول نوجوان اور عوامی رہنما ہیں، فیس بک پر انکے 75 ہزار سے زائد فین ہیں اور عوام کی بہتری کیلئے ان کا وژن بہت زبردست ہے، انہوں نے کراچی کے میئر کی حیثیت سے جنوبی ایشیا کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر میں مذہبی انتہا پسندی، فرقہ وارانہ تصادم اور دہشت گردی کے تمام تر خطرات میں رہتے ہوئے عوام کی بے مثال خدمت کی اور انفرا اسٹرکچر، تعلیم، صحت اور دیگر شعبوں میں بہترین خدمات انجام دیں جس کی وجہ سے انہیں ورلڈ اکنامک فورم کی جانب سے ینگ گلوبل لیڈر قرار دیا گیا۔ ایڈورڈ پی جیرجیئن نے لیکچر کیلئے تشریف لانے پر بیکر انسٹیٹیوٹ کی جانب سے مصطفیٰ کمال کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆☆☆